تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

February 13, 2025

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ معاشیات میں یونین بجٹ دوہزار پچیس۔چھبیس پر پینل مباحثے کا انعقاد

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ معاشیات کے سبجیکٹ ایسو سی ایشن نے مورخہ دس فروری دوہزار پچیس کو شعبے کے کانفرنس روم میں یونین بجٹ دوہزار پچیس۔چھبیس کے موضوع پر ایک پینل مباحثہ منعقد کیا۔صدر شعبہ پروفیسر اشریف علیان کی افتتاحی تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا۔اپنی تقریر میں انھوں نے بتایا کہ بجٹ صرف اعداد و شمار نہیں ہوتا بلکہ یہ حکومت کی پالیسی کی ترجیحات کو آشکار کرتا ہے۔اس لیے بجٹ کا بھرپور تجزیہ ضروری ہے۔انھوں نے سال رواں کے بجٹ کے خوبیاں بھی بیان کیں۔

.پروگرام کے ممتاز پینل اراکین میں پر جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے سینٹر فار اکونومکس اینڈ پلاننگ (سی ای ایس پی) کے سابق پروفیسر جناب پروفیسر ارن کمار اور ایس ایس، جے این یو کے سابق ڈین پروفیسر ابیتابھ کنڈو تھے۔شعبہ معاشیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایسو سی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ذکریا صدیقی نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔

پروفیسر ارن کمار نے اس سال کے بجٹ کا میکرواکونومکس تناظر پیش کیا۔انھوں نے کہا کہ معاشی ترقی کی رفتار تھم گئی ہے اور بے روزگاری بڑھتی جارہی ہے اور بڑھتے عدم مساوات پر قابو نہیں پایا گیا ہے۔ان کے خیال میں اس سال کا بجٹ ڈھانچہ جاتی مصارف والی ترقی کی حکمت عملی کو اختیار کیے ہوئے ہیں جو بڑھتے عدم مساوات کو قابو میں رکھنے کے لیے ناکافی ہے اور ہندوستان کے لیے یہ بڑی فکر مندی اور تشویش کی بات ہے۔اور یہ بات بھی ہے کہ حکومت کی یہ تدبیر ملک میں بڑھتے عدم مساوات کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اس کے امکانات کو محدود کردیتی ہے۔انھوں نے غیر رسمی سیکٹر پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت اجاگر کی کیوں کہ یہ ہندوستان میں غیر زرعی سیکٹر سے وابستہ پچھتہر فی صد لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے نیز ہندوستانی معیشت کے پائے دار ترقی کے لیے بھرپور روزگار والا سیکٹر ہے۔

پروفیسر ابیتابھ کنڈو نے بجٹ میں سماجی طور پر محروم طبقات کو نظر انداز کیے جانے کے رجحان کو اجاگر کیا۔صرف یہ نہیں ہوا کہ عام سماجی شعبے پر آنے والے خرچ کو کم کردیا گیا ہے بلکہ امتداد وقت کے ساتھ وزارت برائے اقلیتی امور کے بجٹ میں بڑی کٹوتی کی گئی ہے حالاں کہ تعلیم اور صحت سے متعلق قومی اوسط کے نتائج کے مقابلے میں اقلیتوں میں کم ترقی ہوئی ہے۔بجٹ میں نظر انداز کیے جانے کے اس رجحان کی وجہ سے ثانوی سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے اندراج میں لگاتار کمی اور تخفیف ہورہی ہے۔ایسے وقت میں یہ زیادہ تشویش کی بات ہے جب قومی تعلیم پالیسی اعلیٰ تعلیم میں اندراج کو دوہزار سترہ۔اٹھارہ میں چھبیس اعشاریہ تین فی صد کے مقابلے میں دوہزار پینتیس میں پچاس فی صد تک لے جانا چاہتی ہے۔انھوں نے سماجی سیکٹر اور اقلیتوں خاص طور سے مسلمانوں کے لیے زیادہ خرچ کرنے کی بات کو دلائل کی مدد سے سمجھایا۔

ڈاکٹر ذکریا صدیقی نے پینل کے مقررین کی گفتگو کی تلخیص پیش کی اور ایسی عمدہ ترقی و بہبود کی ضرورت پر توجہ مرکوز کرنے کی بات کہی جو ہندوستان انسانی بہبود، بڑھتی بے روزگاری اور بڑھتے عدم مساوات کو ترقی و بہبود والی پالیسیوں پر خرچ کرکے انسانی بہبود اور ترقی کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پروگرام میں شعبے کے طلبہ، ریسرچ اسکالروں اور فیکلٹی اراکین نے سرگرمی اور دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔طلبہ مشیر، ڈاکٹر وسیم اکرم، شعبہ معاشیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے باقاعدہ اظہار تشکر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔پروگرام کے کوآرڈی نیٹر ڈاکٹر وسیم اکرم تھے اور ڈاکٹر محمد کاشف خان، محترمہ سہانا ارکل اور اکسات پروگرام کے طلبہ کوآرڈینٹر تھے۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی